احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 26 مئی 2012ء

FR-10

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 26 مئی 2012ء 4رجب 1433ہجری 26ہجرت 1391ہش جلد 62-97 نمبر 122

اصل نیکی

نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی طرف پھیرو۔ بلکہ نیکی اسی کی ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر اور مال دے اس کی محبت رکھتے ہوئے اقرباء کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو نیز گردنوں کو آزاد کرانے کی خاطر اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور وہ جو اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں جب وہ عہد باندھتے ہیں اور تکلیفوں اور دکھوں کے دوران صبر کرنے والے ہیں اور جنگ کے دوران بھی۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے صدق اختیار کیا اور یہی ہیں جو متقی ہیں۔

(البقرہ:178)

37واں جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ جرمنی 2012ء

منعقدہ یکم، 2 اور 3 جون 2012ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے LIVE پروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا 37واں جلسہ سالانہ مورخہ یکم، 2 اور 3 جون 2012ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اس جلسہ میں شرکت فرمائیں گے۔ اس جلسہ کے تمام پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔ احباب جماعت اس روحانی جلسہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

جمعۃ المبارک یکم جون 2012ء

4:45	پرچم کشائی
5:00	**خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز**
8:00	تلاوت قرآن کریم وترجمہ اور نظم
8:25	تقریر (اردو)۔ تعلق باللہ مقرر: محترم مبارک احمد نذیر صاحب مربی انچارج کینیڈا
9:15	تقاریر اہم ملکی شخصیات
9:35	تقریر (اردو) سیرت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب مقرر: محترم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی
11:30	**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ طلباء کی ملاقات**

ہفتہ 2 جون 2012ء

1:00	تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ اور نظم
1:20	تقریر۔ اشاعت دین حق عصر حاضر میں (جرمن) مقرر: محترم محمد حماد مارٹن ہیرٹر صاحب ایڈیشنل سیکرٹری تربیت نومبائعین
1:55	تقریر (جرمن واردو) علم ومعرفت میں کمال۔ ایک احمدی کی منزل مقرر: محترم ڈاکٹر محمد داؤد مجوکہ صاحب سیکرٹری امور خارجہ جرمنی
2:25	تقریر (اردو) سیدنا حضرت مسیح موعود کا عشق قرآن مقرر: محترم مولانا شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی
3:00	**مستورات سے خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ**
6:30	جرمن مہمانوں کے لئے جماعت احمدیہ کا تعارف
7:00	**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جرمن مہمانوں سے خطاب**
8:30	تلاوت قرآن کریم وترجمہ اور نظم
8:50	تقاریر اہم ملکی شخصیات
9:15	تقریر (اردو)۔ خلافت احمدیہ اقوام عالم کے لئے راہنما مقرر: محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی
10:00	تقریر (اردو) خطبہ حجۃ الوداع: انسانی حقوق کا مکمل منشور مقرر: محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب، پرنسپل جامعہ احمد قادیان
11:30	**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ طالبات کی ملاقات**

اتوار 3 جون 2012ء

1:00	تلاوت قرآن کریم وترجمہ اور نظم
1:25	تقریر (اردو)۔ میاں بیوی کے درمیان پیار اور رحم کا رشتہ مقرر: محترم مولانا محمد احمد راشد صاحب مربی سلسلہ جرمنی
2:00	تقریر (اردو)۔ جہاد اکبر مقرر: محترم مولانا محمد اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ جرمنی
2:40	تقریر (بزبان جرمن) قرآن کریم کی رو سے تجارت کے لئے ضابطہ اخلاق مقرر: مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی
7:15	تلاوت قرآن کریم وترجمہ اور نظم
8:00	**اختتامی خطاب** **سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز**

ضرورت محررین درجہ دوم

دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں وقتاً فوقتاً محررین درجہ دوم کی ضرورت رہتی ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں صدر محلّہ / امیر ضلع سے تصدیق کروا کر مع نقول قومی شناختی کارڈ، سند میٹرک وایف اے نظارت دیوان کو بھجوادیں۔ کم از کم تعلیم انٹرمیڈیٹ ہو اور انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کم از کم 45 فیصد نمبر حاصل کئے ہوں، ان پیج کمپوزنگ میں رفتار کم از کم 25 الفاظ فی منٹ ہو۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ)

ضرورت انسپکٹران

نظارت تعلیم میں انسپکٹران تعلیم کی آسامیاں خالی ہیں۔ جو احباب فیلڈ میں رہ کر خدمت دین کے جذبہ سے کام کرنا چاہتے ہوں اور ربوہ کے رہائشی ہوں وہ اپنی درخواستیں جمع کرواسکتے ہیں۔ درخواست دینے کیلئے ایک سادہ کاغذ پر ناظر صاحب تعلیم کے نام درخواست، اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم ربوہ سے لئے جا سکتے ہیں امیدواران کی تعلیم کم از کم ایف۔اے اور کمپیوٹر کا استعمال جانتے ہوں اور عمر 25 سال سے زائد ہو۔

(نظارت تعلیم)

موٹر سائیکل برائے فروخت

ایک جماعتی ادارے کے زیر استعمال موٹر سائیکل ہنڈا CD70 ماڈل 2006ء فروخت کرنی مقصود ہے۔ خواہشمند احباب دفتری اوقات میں نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ آکر معلومات حاصل کرلیں۔

ٹیلی فون نمبر: 0476212158

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اے ایمان دارو جب تم ایک دوسرے سے کسی مقررہ میعاد کے لئے قرض لو تو اسے لکھ لو۔ (سورۃ البقرۃ 283)

راھنما اصول بابت ادائیگی قرض

آیات، احادیث، اقتباسات

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

مجلس مشاورت 2012ء میں ایک تجویز یہ تھی کہ لین دین اور مالی معاملات میں بعض جگہوں پر کمزوری اور عدم توجہ کی صورت اُبھر رہی ہے۔ اس بارہ میں دینی احکامات کی پابندی کرتے ہوئے خاص طور پر قولِ سدید، ایفائے عہد اور امانت اور دیانت میں بہترین نمونہ قائم رکھنا ضروری ہے اسی سلسلہ میں قرض اور اس کی ادائیگی کے بارہ میں قرآنی تعلیم، احادیث، ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود اور ارشادات خلفاء پیش خدمت ہیں۔

قرض کی تحریر لکھیں

ترجمہ: اور کوئی کاتب لکھنے سے انکار نہ کرے کیونکہ اللہ نے اسے (لکھنا) سکھایا ہے پس چاہیے کہ وہ (ضرور) لکھے اور تحریر وہ لکھوائے جس کے ذمہ حق ہو اور چاہیے لکھواتے (وقت) اللہ کا جو اس کا رب ہے تقویٰ مدنظر رکھے۔ (البقرۃ 283)

احادیث نبویؐ

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بے چینیوں اور پریشانیوں سے نجات دے تو اسے چاہیے کہ وہ تنگ دست مقروض کو وصولی میں سہولت دے یا قرض میں سے کچھ حصہ معاف کر دے۔

(مسلم کتاب المساقات والمزارعۃ باب فضل انظار)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے کہا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو لین دین میں قرض اور دوسری ذمہ داریوں کے ادا کرنے میں بہت اچھا ہے۔

(ابن ماجہ ابواب الصدقات باب حسن القضاء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''پیغمبر خدا نے کسی سے ایسا قرضہ نہیں لیا کہ ادائیگی کے وقت اُسے کچھ نہ کچھ ضرور زیادہ (نہ) دے دیا ہو۔ یہ خیال رہنا چاہیے کہ اپنی خواہش نہ ہو۔ خواہش کے برخلاف جو زیادہ ملتا ہے وہ سُود میں داخل نہیں ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 167)

حضرت مسیح موعود کا نمونہ

ایک دفعہ آپ نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب سے پانچ سو روپے قرض لیا تو اس کے بعد آپ نے ان کو خط لکھا اس میں لکھا کہ'' باعث تکلیف دہی یہ ہے کہ چونکہ اس عاجز نے پانچ سو روپے آں محبّ کا قرض دینا ہے، مجھے یاد نہیں کہ میعاد میں سے کیا باقی رہ گیا ہے اور قرضے کا ایک نازک اور خطرناک معاملہ ہوتا ہے۔ میرا حافظہ اچھا نہیں۔ یاد پڑتا ہے کہ پانچ برس میں ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا اور کتنے برس گزر گئے ہوں گے۔ عمر کا کچھ اعتبار نہیں۔ آپ براہ مہربانی اطلاع بخشیں کہ کس قدر میعاد باقی رہ گئی ہے تاحتی الوسع اس کا فکر رکھ کر توفیق باری تعالیٰ میعاد کے اندر اندر ادا ہو سکے اور اگر ایک دفعہ نہ ہو سکے تو کئی دفعہ کر کے میعاد کے اندر بھیج دوں (یعنی قسطوں میں بھیج دوں) امید کہ جلد اس سے مطلع فرماویں تا میں اس فکر میں لگ جاؤں کیونکہ قرضہ بھی دنیا کی بلاؤں میں سے ایک سخت بلا ہے اور راحت اسی میں ہے کہ اس سے سبکدوشی ہو جائے''۔

(رفقاء احمد جلد 2 صفحہ 448)

ضبط تحریر میں لانا

حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔

''اب دوسرا سبب قومی تنزل کا یہ بتایا ہے کہ لین دین کے معاملات میں احتیاط سے کام نہیں لیا جاتا قرض دیتے وقت تو دوستی اور محبت کے خیال سے نہ واپسی کی کوئی میعاد مقرر کرائی جاتی ہے اور نہ اسے ضبط تحریر میں لایا جاتا ہے اور جب روپیہ واپس آتا دکھائی نہیں دیتا تو لڑائی جھگڑا شروع کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ مقدمات تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور تمام دوستی دشمنی میں تبدیل ہو کر رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ آپس کے تعلقات کو خراب مت کرو اور قرض دیتے یا لیتے وقت ہماری ان دو ہدایات کو ملحوظ رکھو۔ (اول) یہ کہ جب تم کسی سے قرض لو تو اس قرض کی ادائیگی کا وقت مقرر کر لو۔ (دوم) روپیہ کا لین دین ضبط تحریر میں لے آؤ''۔

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 643)

مقروض سے لکھوانے کی حکمت

حضرت مصلح موعود مزید فرماتے ہیں۔

وَلْيُمْلِلِ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ چوتھا حکم یہ دیا کہ جس کے ذمہ حق ہو وہ املاء کروائے یعنی روپیہ لینے والے کو چاہیے کہ وہ خود تحریر لکھوائے اس میں ایک بہت بڑی حکمت ہے بظاہر تو یہ چاہیے تھا کہ روپیہ دینے والا لکھوائے مگر یہ حکم نہیں دیا بلکہ اس کی ذمہ داری قرض لینے والے پر رکھی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ روپیہ لینے والے کی ضرورت روپیہ مل جانے کی وجہ سے پوری ہو جاتی ہے۔ وہ اس وقت اپنے اندر خوشی کی ایک لہر محسوس کرتا ہے اور روپیہ کی طرف سے لاپرواہ ہو جاتا ہے اور اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ بعد میں ضرورت پوری ہونے پر کہہ دے کہ مجھے تو اس وقت یہ خیال ہی نہ تھا کہ کیا لکھوا رہے ہیں اس لیے اسے کہا کہ وہ خود ہی لکھوائے۔

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 644)

قرضوں کی وصولی میں نرمی

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

''آج اگر تم لوگوں سے حسن سلوک کرو گے اور اپنے قرضوں کی وصولی میں نرمی سے کام لو گے تو یاد رکھو ایک دن تمہارا بھی حساب ہوگا۔ اس دن تم سے بھی اچھا سلوک کیا جائے گا اور تمہارے گناہوں سے درگزر کیا جائے گا لیکن اگر آج تم نیک سلوک نہیں کرو گے تو اس دن تم سے بھی کوئی نیک سلوک نہیں کیا جائے گا یہ وہی حکم ہے جس کی طرف رسول کریم ﷺ نے بار بار توجہ دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ تم دنیا میں رحم سے کام لو تا کہ آسمان پر تمہارا خدا بھی تم سے رحم کا سلوک کرے۔''

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 641)

قرض اور امانت کی مشابہت

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرض بھی ایک امانت ہی کی قسم ہے۔ کیا صرف اس وجہ سے کہ اس کے استعمال کی تم کو اجازت دی جاتی ہے اور تم پر احسان کیا جاتا ہے۔ تم اس کی ادائیگی میں سستی کرتے ہو آخر امانت اور قرض میں کیا فرق ہے؟ یہی کہ امانت ایسی حالت میں رکھوائی جاتی ہے جبکہ امین کو ضرورت نہیں ہوتی اور قرض اس وقت دیا جاتا ہے جبکہ اسے ضرورت ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں قرض لینے والے پر دوسرے کا احسان ہوتا ہے اور اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ وقت پر خندہ پیشانی سے قرض ادا کر دے۔''

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 648، 649)

بلا ضرورت قرض

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

''جب قرض بلا ضرورت لیا جاتا ہے تو اس کو یہ کہنا چاہیے کہ وہ ایک شیطانی چکر میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر گھروں کا سکون برباد ہو جاتا ہے قرضوں کے بعد جو حالت ہوتی ہے اس سے طبیعتوں میں چڑچڑا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ میاں بیوی بچوں کے تعلقات خراب ہو رہے ہوتے ہیں گھروں میں ظلم ہو رہے ہوتے ہیں۔ تو یہ ایک عارضی خوشی کی خاطر وہ اپنے آپ کو مشکلات میں گرفتار کر لیتے ہیں چاہے بغیر سود کے ہی قرض لے کر کر رہے ہوں لیکن سود کا قرض لینا تو بالکل ہی لعنت ہے۔''

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 247)

قرض سے نجات کی دعا

حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ میں ہم و غم سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور عاجز رہ جانے اور سستی سے بھی تیری پناہ کا طالب ہوں اور بخل اور بزدلی سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں اور قرض اور لوگوں کے نیچے دب جانے سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں''

(ترمذی کتاب الدعوات حدیث نمبر 3484)

دفتر اول کو زندہ رکھیں

حضرت خلیفۃ الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 نومبر 2004ء میں فرمایا:۔

''تحریک جدید کے شروع کی جو قربانی کرنے والے ہیں ان کے کھاتوں کو تا قیامت زندہ رکھا جائے۔ ہمیشہ زندہ رکھا جائے۔ اور ان کی اولادیں یہ کام اپنے سپرد لیں۔''

(روزنامہ الفضل 4 جنوری 2005ء)

اگر آپ تحریک جدید کے دفتر اول کے شاملین کی طرف سے چندا ادا فرما رہے ہیں تو براہ کرم خاکسار کو اپنے مرحوم بزرگ کے کمپیوٹر کوڈ کے ساتھ اس کی اطلاع دیں تا کہ دفتری ریکارڈ مکمل رکھا جا سکے۔ شاملین دفتر اول تحریک جدید کے کمپیوٹر کوڈز کی کتاب ہر جماعت کے صدر کے پاس موجود ہے اور اگر آپ چندہ ادا نہیں فرما رہے تو اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے چندہ کی ادائیگی فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں

اصلاح نفس اور تربیتی امور کا تذکرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب سے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق مسند خلافت پر متمکن ہوئے ہیں آپ نے جماعت کے افراد میں خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے، روحانیت میں آگے قدم بڑھانے، قرآن مجید کو مشعل راہ بنانے اور آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر قدم مارنے، تزکیہ نفوس کرنے اور خدمت انسانیت کرنے کے بارہ میں ہر ممکن راہنمائی فرما رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا کوئی خطبہ، کوئی تقریر، کوئی خطاب، کوئی مجلس سوال و جواب اور درس ان امور سے خالی نہیں۔ حضور کی کسی ایک مجلس اور تقریر کو سننے سے تربیتی امور کے بارہ میں ہدایت اور راہنمائی مل جائے گی۔ خاکسار نے حضور کے مختلف مواقع پر ہونے والے خطبات وسوال وجواب کی مجالس اور تقاریر کے چند نمونے اکٹھے کئے ہیں جن کا تعلق ہماری روحانی واخلاقی زندگی، تزکیہ نفس اور تقویٰ سے ہے۔

اطفال کے لئے ہدایات

سب سے پہلے حضور انور کی اطفال الاحمدیہ سے متعلق ایک ہدایت سناتا ہوں۔ 24 اپریل 2011ء برطانیہ میں ریلی کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے جماعت کے اطفال کو یہ ہدایت اور نصیحت فرمائی:۔

"ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے آپ کی زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ نے تمام مومنوں پر فرض کیا ہے کہ وہ پانچ وقت روزانہ خدا تعالیٰ کی عبادت کریں، باقاعدگی سے نماز پڑھیں ...... (-) کے بنیادی ستونوں میں سے اول کلمہ اور دوم نماز ہے۔ لڑکوں کے لیے ضروری ہے کہ نماز باجماعت پڑھیں، نماز سینٹر میں یا (-) جا کر نماز باجماعت پڑھنی چاہئے۔

جب آپ نماز کی باقاعدہ عادت ڈال لیں گے تو خدا تعالیٰ سے آپ کا تعلق مضبوطی سے قائم ہو جائے گا اور آنحضرت ﷺ سے محبت اور دینی لگاؤ پیدا ہوگا اور یہی تخلیق کا مقصد ہے یہ نہ سمجھیں کہ ابھی ہم بچے ہیں۔ یہ وقت بہت اہم ہے۔ جس طرح آپ تعلیم حاصل کرتے ہیں جس پر آپ کے مستقبل کا انحصار ہے اسی طرح نہایت ضروری ہے کہ ابھی سے خدا تعالیٰ سے آپ کا مضبوط تعلق پیدا ہو جائے"۔

حضور انور مزید فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ کے والدین اور بزرگوں نے حضرت مسیح موعود کو پہچانا اور احمدیت کو قبول کیا تا کہ خدا تعالیٰ کی وحدت اور (-) کی عظمت دنیا میں قائم ہو اپنی زندگیاں خاص طور پر اسی مقصد کے تحت گزاریں۔ تیرہ چودہ سال کی عمر میں آپ میں سے بعض اپنے ماحول سے متاثر ہو کر آزادی چاہتے ہیں مگر یاد رکھیں کہ یہ آزادی خدا تعالیٰ کے احکام کے خلاف نہیں ہونی چاہئے یہ بنیادی اصول ہے جب آپ اس کو سمجھ لیں گے تو ہم کہہ سکیں گے کہ اگلی نسل مضبوط بنیادوں پر چل رہی ہے اور احمدیت کی باگ ڈور سنبھالنے کے قابل ہے اور ہم کہہ سکیں گے کہ احمدیت کا مستقبل محفوظ ہاتھوں میں ہے"۔

(الفضل 30 نومبر 2011 صفحہ 3،4)

خطبہ جمعہ 12 اپریل 2004ء میں آپ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نماز قائم کرو اور نماز قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ باجماعت نماز کی ادائیگی کرو۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنی (-) کو آباد کریں اور پانچ وقت نماز کے لئے (-) میں آئیں اور نہ صرف خود آئیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی (-) میں نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں اور ہماری (-) اتنی زیادہ نمازیوں سے بھری شروع ہو جائیں کہ چھوٹی پڑ جائیں۔ خدا کرے کہ ہم اس کے عابد بندے بن سکیں۔ اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرنے والے ہوں"۔

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 229)

خدام الاحمدیہ کو ہدایات

خدام الاحمدیہ کو ان کی بعض ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"عید ایک ایسا دینی تہوار ہے جس میں سوائے اشد مجبوری کے، شامل ہونا ضروری ہے۔ اب دیکھا گیا ہے کہ بعض سٹوڈنٹس اپنی یونیورسٹی یا سکول کالج کی کلاسز کا بہانہ کر کے اس میں شامل نہیں ہوتے حالانکہ اپنے طور پر اگر وہ چاہیں تو کئی کئی دن کی چھٹیاں لے لیتے ہیں...... آپ لوگ جو اس مغربی ماحول میں رہ رہے ہیں جہاں (-) قدروں کی اہمیت بہت کم ہے اگر آپ احمدیوں نے جن کا دعویٰ ہے کہ ہم اس امام کو ماننے والے ہیں جس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی روح ہم میں پھونکی ہے اور اپنے ہر اجتماع اور اجلاس میں ہم عہد دہراتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ اگر آپ لوگوں نے دین کے بارہ میں کمزوری دکھائی تو یہ ان نیکیوں میں آگے بڑھنے کے خلاف ہے جن کی طرف خدا تعالیٰ اور اس کا رسول ہمیں بلا رہا ہے...... پس اصل چیز یہ ہے کہ ہم جو احمدی کہلاتے ہیں ...... حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے"۔

(روزنامہ الفضل 8 اکتوبر 2011 ص 4،3)

"پس اے خدام احمدیت! آج مسیح زمان تمہیں کہہ رہا ہے کہ آؤ اور اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں کرتے ہوئے محمد مصطفیٰ ﷺ کے دین کے محافظ بن جاؤ آج جب اپنوں کی اکثریت کی بدعملیوں نے دین حق کو بدنام کیا ہوا ہے۔ آج جب غیروں نے ہر طرف سے (دین حق) اور آنحضرت ﷺ کی ذات پر حملوں کی تابڑ توڑ بھرمار کی ہوئی ہے۔ ہر ذریعے سے ہی بھرمار کی ہوئی ہے۔ آج احمدی ہی ہے، احمدی نوجوان ہی ہے جس نے دین کی برتری مسیح موعود کی قیادت میں دنیا پر ثابت کرنی ہے"۔

(روزنامہ الفضل 8 اکتوبر 2011 صفحہ 5)

ناصرات الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ

ایک ملک کی نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری تربیت نے جب اپنی تربیتی مساعی کی رپورٹ حضور کو پیش فرمائی تو آپ نے فرمایا:۔

"لڑکیوں کو بتائیں کہ وہ اپنے مقام کو سمجھیں اور احمدی ہوتے ہوئے اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ حضرت مسیح موعود کی ہم سے کیا توقعات ہیں۔

فرمایا جب سات سال کی لڑکی ناصرات میں داخل ہوتی ہے تو اسے بروقت لباس کے آداب سکھائیں۔ اسے لمبی قمیص پہننے کی ترغیب دلائیں تا کہ اس میں پردے اور حیا کا احساس پیدا ہو اور بڑے ہو کر کوئی مشکل نہ ہو۔

حضور نے سیکرٹری تربیت کو یہ ہدایت بھی فرمائی کہ 14 سے 25 سال کی عمر کی بچیوں میں پردے کا معیار پتہ کیا جائے اور ان کی ماؤں سے باقاعدگی سے پوچھا جائے کہ ان کے بچے نماز اور قرآن پڑھ رہے ہیں یا نہیں۔

پردہ کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں فرمایا: ماتھا اور نیچے ٹھوڑی تک چہرہ ڈھانپا ہوا ہونا چاہئے۔ کوٹ ڈھیلا ڈھالا اور گھٹنوں تک کم از کم ہونا چاہئے بازو کلائی تک ڈھکے ہونے چاہئیں جیسا کہ نماز کے لیے ہمیں حکم ہے، سر ڈھانپ کر اگر ٹنگ جینز اور چھوٹی قمیص پہن لی جائے تو وہ کوئی پردہ نہیں ہے۔ جینز پہننا منع نہیں ہے بشرطیکہ قمیص اتنی لمبی ہو کہ ٹنگ ڈھانپا ہوا ہو۔

(روزنامہ الفضل 13 اکتوبر 2010ء ص 4)

اس ضمن میں حضور مزید فرماتے ہیں کہ حیا کا تصور ہر قوم اور مذہب میں پایا جاتا ہے۔ آج مغرب میں جو بے حیائی پھیل رہی ہے اس سے کسی احمدی بچی کو متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ آزادی کے نام پر بے حیائیاں ہیں۔ لباس اور فیشن کے نام پر بے حیائیاں ہیں۔ عورت کی فطرت میں جو اللہ تعالیٰ نے حیا رکھی ہے، ایک احمدی عورت کو اسے اور چمکانا چاہئے، اسے اور نکھارنا چاہئے اور پہلے سے بڑھ کر باحیا ہونا چاہئے۔

ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کے ذریعہ عریانی اور بے حیائی کا ایک طوفان امڈ آیا ہے۔ ایک احمدی لڑکی کا فرض ہے کہ وہ کسی احساس کمتری کے بغیر فیشن کی تقلید کرتے ہوئے اس حد تک نہ بڑھ جائے کہ بے حیائی کا یہ سیلاب اسے بہا لے جائے۔ بلکہ اپنے کردار وعمل سے ایک مضبوط بند اس کے آگے باندھ دے اور دنیا پر یہ ثابت کر دے کہ (-) تعلیم پر عمل پیرا ہو کر وہ اپنی عزت و عصمت کی حفاظت دوسروں سے زیادہ بہتر انداز میں کر سکتی ہے۔

بازاروں اور تفریح گاہوں میں پردے کا خیال نہ رکھنا، مخلوط پارٹیوں میں بے پردہ شامل ہونا، کزنز، کلاس فیلوز، لڑکوں اور دوسرے غیر مردوں سے غیر ضروری دوستی اور میل جول چست اور عریاں لباس کا استعمال، لغو اور بیہودہ پروگرام دیکھنا یا ان میں شامل ہونا، جینز کے ساتھ چھوٹا سا بلاؤز پہن لینا، ایسی ملازمت کرنا جہاں لباس حیا کے تقاضوں کے خلاف پہننا پڑے، بیہودہ اور مخرب اخلاق رسائل و کتب پڑھنا اور فلمیں دیکھنا، شادیوں میں ڈانس کرنا، یہ سب وہ شیطانی حربے ہیں جو عورت سے اس کی حیا چھین کر اسے بدصورت بنا ڈالتے ہیں اور جہاں حیا کا احساس ختم ہو جائے وہیں سے پاکدامنی پر چھینٹے پڑنے کے خطرات کا آغاز ہو جاتا ہے۔

پس ہر احمدی لڑکی یہ یاد رکھے کہ اس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کو مان کر (-) کی تعلیم پر عمل کرنے کا عہد کیا ہے۔ آپ کی جماعت میں شامل ہو کر اس کا ایک مقام اور تقدس ہے جو اسے دوسروں سے ممتاز کر رہا ہے۔ مگر یہ پہچان اور امتیاز صرف اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے کہ (-)

تعلیم پر عمل پیرا ہو۔ کسی احساس کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر ہر اس عمل سے دور رہے جس سے حیا اور پاکدامنی پر معمولی سی آنچ بھی آتی ہو۔ اپنے آپ کو شیطانی حملوں سے بچائے اور اس کے لیے خدا کے حضور دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ خود کو اس لباس سے ڈھانکے جو تقویٰ کا لباس ہے۔

(الفضل 19/اکتوبر 2011 صفحہ 5)

اپنی اولاد کو آگ میں گرنے سے بچائیں

حضور فرماتے ہیں کہ:۔

''نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو جماعتی نظام سے اس طرح جوڑیں، اپنی تنظیموں کے ساتھ اس طرح جوڑیں کہ دین ان کو ہمیشہ مقدم رہے اور اس بارے میں ماں باپ کو بھی جماعتی نظام سے یا ذیلی تنظیموں سے بھرپور تعاون کرنا چاہئے۔ اگر ماں باپ کسی قسم کی کمزوری دکھائیں گے تو اپنے بچوں کی ہلاکت کے سامان کر رہے ہوں گے خاص طور پر گھر کے جو نگران مرد ہیں یعنی ان کا سب سے زیادہ یہ فرض ہے اور ذمہ داری ہے کہ اپنی اولادوں کو اس آگ میں گرنے سے بچائیں جس آگ کے عذاب سے خدا تعالیٰ نے آپ کو یا آپ کے بڑوں کو بچایا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23/اپریل 2010ء روزنامہ الفضل 8 جون 2010ء ص 4)

27 جون 2003ء کے خطبہ جمعہ میں حضور نے والدین کو ان کی تربیتی امور کی طرف ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ:۔

''اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ ہو۔ وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔...... اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں، ان کی اولادوں کو کم و بیش ضرور نقصان پہنچتا ہے اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں''۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 149، 150)

انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ

یکم اکتوبر 2010ء کو حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:۔

''ہماری اور ہماری نسلوں کی بقا ہر حالت میں جماعت سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے۔ جماعت اور (۔) کا غلبہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔ اس خدا کی تقدیر ہے جو تمام طاقتوں کا مالک خدا ہے اور وہ ناقابل شکست اور غالب ہے۔ اگر کوئی ہم میں سے راستے کی مشکلات دیکھ کر کمزوری دکھاتا ہے، اگر ہماری اولادیں ہمارے ایمان میں کمزوری کا باعث بن جاتی ہیں، اگر ہماری تربیت کا حق ادا کرنے میں کمی ہماری اولادوں کو دین سے دور لے جاتی ہے، اگر کوئی ابتلا ہمیں یا ہماری اولادوں کو ڈانواں ڈول کرنے کا باعث بن جاتا ہے تو اس سے دین کے غلبے کے فیصلے پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہاں جو کمزوری دکھاتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ دوسروں کو سامنے لے آتا ہے اور لوگوں کو سامنے لے آتا ہے، نئی قومیں کھڑی کر دیتا ہے۔ پس اس اہم بات کو اور یہ بہت ہی اہم بات ہے ہمیں ہمیشہ ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی نسلوں کی تربیت کی فکر کی ضرورت ہے۔ سب سے اہم بات اس سلسلے میں ہمارے اپنے پاک نمونے ہیں۔

انصار اللہ کی عمر چالیس سال سے شروع ہوتی ہے۔ گویا انصار اللہ کی عمر میں انسان اپنی پختگی کی عمر کو پہنچ جاتا ہے اور سوچ میں گہرائی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب یہ صورت ہو تو اس عمر میں پھر آخرت کی فکر بھی ہونی چاہئے اور یہی ایک ایسے شخص کا، ایک ایسے مومن کا رویہ ہونا چاہئے جس کو اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو، یقین ہو اور تقویٰ میں ترقی کرنے کے لئے اس کی کوشش ہو تو پھر اس کی یہ سوچ ہونی چاہئے کیونکہ ایک احمدی نے اپنے عہد میں، عہدِ بیعت میں اس بات کا اقرار کیا ہوا ہے کہ اس نے تقویٰ میں ترقی کرنی ہے، تمام اعلیٰ اخلاق اپنانے ہیں، اس لئے اس کو تو عمومی طور پر اور اس پختہ عمر میں خاص طور پر یہ سوچ اپنے اندر بہت زیادہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ انصار اللہ ہیں۔ ایک ایسی عمر ہے جو نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا اعلان کرتے ہیں۔ ان کو تو ہر وقت یہ بات اپنے پیشِ نظر رکھنی چاہئے''۔

(روزنامہ الفضل 16 نومبر 2010ء ص 4)

تربیت کے لحاظ سے ایک اور اہم بات نکاح اور شادی ہے۔ اس بارہ میں نصیحت اور راہنمائی فرماتے ہوئے ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25 ستمبر 2011ء کو ایک نکاح کے موقع پر فرمایا:۔

''ہم نے دنیا میں اعلیٰ اخلاق کی ترویج کرنی ہے، اپنے نمونے دکھانے ہیں لیکن دوسری طرف جب وقت پڑے اور اپنے پر بات آئے تو بالکل اس کے الٹ حرکتیں ہو رہی ہوتی ہیں ...... قول سدید ہے کہ سچائی پر قائم رہتے ہوئے رشتے قائم کرو...... یہ بھی یاد رکھیں کہ احمدی لڑکی کے لیے سخت پابندی ہے کہ وہ غیر احمدیوں میں نہیں بیاہی جا سکتی۔ تو احمدی لڑکیوں نے بھی بیاہنا ہے تو احمدی لڑکوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ احمدی لڑکیوں سے ہی نکاح اور شادیاں کریں۔ لڑکوں کو بعض دفعہ بعض حالات میں اجازت مل جاتی لیکن لڑکیوں کو کسی حالت میں بھی اجازت نہیں ملتی اور حضرت اقدس مسیح موعود نے بڑے واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ احمدی لڑکی کسی غیر کو دینا گناہ ہے۔ گناہ کا لفظ آپ نے استعمال فرمایا ہے اس لئے احمدی لڑکوں کا کام ہے کہ احمدی لڑکیوں سے رشتے کریں تاکہ اپنوں میں ہی رشتے ہوں۔ جماعت کی جو نسل ہے محفوظ رہے اور دونوں گھروں میں ایک ہی قسم کا ماحول ہو''۔

(روزنامہ الفضل 14 اکتوبر 2011 صفحہ 3)

شادی بیاہ کی رسوم

آجکل ٹی۔وی پر مختلف ڈراموں اور شوز میں شادی بیاہ کے موقع پر مختلف قسم کی رسومات دکھائی جا رہی ہیں اور میڈیا کے ذریعہ ایسی رسموں کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ احمدی معاشرہ نے میڈیا کے ان اثرات سے خود کو بھی محفوظ رکھنا ہے اور اس امر کا بھی خیال رکھنا ہے کہ کسی طور پر بھی یہ رسومات اور بدعات ہمارے احمدی معاشرہ میں راہ نہ پا سکیں۔ اس سلسلہ حضور کی چند ہدایات پیش کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں کہ:۔

''شادی بیاہ کی رسم جو ہے یہ بھی ایک دین ہی ہے جبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم شادی کرنے کی سوچو تو ہر چیز پر فوقیت اس لڑکی کو دو، اس رشتے کو دو، جس میں دین زیادہ ہو۔ اس لئے یہ کہنا کہ شادی بیاہ صرف خوشی کا اظہار ہے خوشی ہے اور اپنا ذاتی ہمارا فعل ہے۔ یہ غلط ہے۔...... اگر شادی بیاہ صرف شور وغل اور رونق اور گانا بجانا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ شروع ہو کر اور پھر تقویٰ اختیار کرنے کی طرف اتنی توجہ دلائی ہے کہ توجہ نہ دلاتے۔ بلکہ شادی کی ہر نصیحت اور ہر ہدایت کی بنیاد ہی تقویٰ پر ہے۔ پس (دین) نے اعتدال کے اندر رہتے ہوئے جن جائز باتوں کی اجازت دی ہے اُن کے اندر ہی رہنا چاہئے اور اس اجازت سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے۔ حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے کہ دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوم صفحہ 152، 153 خطبہ جمعہ فرمودہ 25 نومبر 2005)

شادی بیاہ کے موقع پر بعض رسومات کی ادائیگی پر اخراجات کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

''اب بعض رسوم کو ادا کرنے کے لیے اس حد تک خرچ کئے جاتے ہیں کہ جس معاشرہ میں ان رسوم کی ادائیگی بڑی دھوم دھام سے کی جاتی ہے وہاں یہ تصور قائم ہو گیا ہے کہ شاید یہ بھی شادی کے فرائض میں داخل ہے اور اس کے بغیر شادی ہو ہی نہیں سکتی''۔

(خطبہ جمعہ 15 جنوری 2010ء روزنامہ الفضل 2 مارچ 2010ء ص 4)

حضور مزید فرماتے ہیں کہ:۔

''مہندی کی ایک رسم ہے اس کو بھی شادی جیسی اہمیت دی جانے لگی ہے اس پر دعوتیں ہوتی ہیں، کارڈ چھپوائے جاتے ہیں اسٹیج سجائے جاتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ کئی کئی دن دعوتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور شادی سے پہلے ہی جاری ہو جاتا ہے، بعض دفعہ کئی ہفتہ پہلے جاری ہو جاتا ہے اور ہر دن نیا سٹیج بھی سج رہا ہوتا ہے...... یہ سب رسومات ہیں جنہوں نے وسعت نہ رکھنے والوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور ایسے لوگ پھر قرض کے بوجھ تلے دب جاتے ہیں۔ غیر احمدی تو یہ کرتے ہی تھے اب بعض احمدی گھرانوں میں بھی بہت بڑھ بڑھ کر ان لغو اور بیہودہ رسومات پر عمل ہو رہا ہے...... پہلے میں نے اس طرف توجہ دلائی تھی کہ مہندی کی رسم پر ضرورت سے زیادہ خرچ اور بڑی بڑی دعوتوں سے ہمیں رکنا چاہئے ...... اب میں کھل کر کہہ رہا ہوں کہ ان بے ہودہ رسوم و رواج کے پیچھے نہ چلیں اور اسے بند کر دیں۔''

(خطبہ جمعہ 15 جنوری 2010ء)
(الفضل 2 مارچ 2010ء ص 4)

شادی کارڈ پر اسراف

''شادی کارڈوں پر بھی بے انتہا خرچ کیا جاتا ہے۔ دعوت نامہ تو پاکستان میں ایک روپے میں بھی چَھپ جاتا ہے۔ یہاں بھی بالکل معمولی سا پانچ سات پینس (Penc) میں چھپ جاتا ہے۔ تو دعوت نامہ ہی بھیجنا ہے کوئی نمائش تو نہیں کرنی۔ لیکن بلاوجہ مہنگے مہنگے کارڈ چھپوائے جاتے ہیں۔ پوچھو تو کہتے ہیں کہ بڑا سستا چھپا ہے۔ صرف پچاس روپے میں۔ اب یہ صرف پچاس روپے جو ہیں اگر کارڈ پانچ سو کی تعداد میں چھپوائے گئے ہیں تو یہ پاکستان میں پچیس ہزار روپے بنتے ہیں اور پچیس ہزار روپے اگر کسی غریب کو شادی کے موقع پر ملیں تو وہ خوشی اور شکرانے کے جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہے۔

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 334)

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں ڈانس اور ناچ

''عورتوں کے عورتوں میں ناچنے میں بھی حرج ہے ...... جہاں تک گانے کا تعلق ہے تو شریفانہ قسم کے، شادی کے گانے لڑکیاں گاتی ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔''

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 94)

واقفین نو سے ملاقات کے دوران ایک میٹنگ میں سوال و جواب میں حضور انور سے ایک طالب علم نے سوال کیا کہ عاجزی انکساری کیسے پیدا ہو سکتی ہے اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

’’اپنے اندر خدا کا خوف پیدا کرو اپنے دل میں فیصلہ کرو کہ میں نے عاجز بننا ہے۔ ع

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں

خود اپنی کوشش سے عاجزی پیدا ہو سکتی ہے۔ کوئی کام کر لو تو یہ خواہش ہو کہ لوگ میری تعریف کریں تو اس سے تکبر پیدا ہوتا ہے پس اپنے لئے دعا کرو اور پانچوں نمازیں پڑھا کرو اپنی تعریف کروانے کی عادت اور اپنے آپ کو نمایاں کرنے کی عادت سے بچو‘‘۔

(روزنامہ الفضل 21 نومبر 2011 صفحہ 3)

پھر ایک اور سوال کے جواب میں کہ نوجوانی میں کس طرح خدا سے محبت پیدا کریں حضور نے فرمایا:۔

’’اپنی نمازوں میں خداتعالیٰ سے مدد مانگو کہ خداتعالیٰ اپنی محبت پیدا کر دے۔ آنحضرت ﷺ کی یہ دعا پڑھا کرو: اللھم انی اسئلك حبك ...... اللہ تعالیٰ کا خوف ہو گا تو محبت بھی ہو گی۔ خداتعالیٰ تو کہتا ہے کہ تم میری راہ میں ایک قدم آگے بڑھاتے ہو تو میں دو قدم آگے بڑھتا ہوں اور جب میری طرف کوئی چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتے ہوئے جاتا ہوں۔ فرمایا اگر دنیا کی خواہشات بڑھ جائیں TV ڈراموں اور انٹرنیٹ پر اتنے مگن ہوں کہ نمازوں میں تاخیر ہو جائے تو پھر خدا کی محبت پیدا نہیں ہو سکتی اس محبت کے حصول کے لیے اپنی خواہشات کی قربانی کرنی پڑتی ہے‘‘۔

(الفضل 21 نومبر 2011 صفحہ 3)

حضور انور نے واقفات نو بچیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’واقفات نو کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے آپ کو دوسروں سے مختلف رکھنا ہے اور ہر پہلو سے بہتر رکھنا ہے۔ آپ کا اٹھنا بیٹھنا، بول چال، حلیہ، پردہ دوسروں سے بہت بہتر اور مختلف ہونا چاہئے۔ آپ نمازیں پڑھنے والی ہوں، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ہوں اور آپ کا ایسا اعلیٰ معیار ہو کہ آپ دوسری لڑکیوں کے لئے نمونہ بنیں اور بڑی عورتیں بھی آپ سے نمونہ لیں۔ آپ نے سب کے لیے نمونہ بننا ہے۔ جن کا پردہ کا معیار اور تربیتی معیار ٹھیک نہیں ہے ان کو اپنا نمونہ دکھاتے ہوئے بتائیں کہ یہ نمونے ہیں جو ہم نے قائم کرنے ہیں۔

آپ یہ نہ سوچیں کہ بڑی عورتیں کیا کرتی ہیں، چغلیاں کرتی ہیں، باتیں کرتی ہیں آپ قرآن کریم کی تعلیم پر چلیں جو حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے اس پر چلیں اور عمل کریں۔ اگر واقفات نو ارادہ کر لیں کہ ہم نے اپنی اصلاح کے ساتھ اپنے ماحول کی اصلاح کرنی ہے اور نمونے قائم کرنے ہیں تو بہت سی کمزوریاں دور ہو جائیں گی۔ اس لئے ابھی سے اپنے آپ کو استاد سمجھیں اور ذہن میں رکھیں کہ آپ نے سب کا علاج کرنا ہے۔

نمونہ بننے کے لیے ضروری ہے کہ آپ کو دین کا علم ہو، نمازوں کی طرف توجہ ہو اور روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ہوں، حجاب اور سکارف اور باقاعدہ باپردہ ہوں۔ اگر حجاب لیا ہے اور منہ ننگا ہے تو پھر میک اپ نہیں ہونا چاہئے۔ اگر میک اپ کیا ہوا ہے تو پھر منہ ڈھانکنا پڑے گا۔ تو یہ ساری باتیں ہمیشہ یاد رکھیں‘‘۔

(الفضل 21 نومبر 2011 صفحہ 4)

حضور نے لجنہ اماء اللہ کو اُن کے مختلف سوالوں کے جواب دیتے ہوئے مزید فرمایا:

جو لڑکیاں پندرہ سال سے اوپر ہو گئی ہیں، میں نے سنا ہے کہ ان میں یہ باتیں پیدا ہو رہی ہیں کہ بعض مائیں کہتی ہیں کہ ہمیں پتہ نہیں کہ ہم یہاں پر اپنی بیٹیوں کو (-) بھی رکھ سکتے ہیں یا نہیں۔ تو ایسے لوگوں کے بارہ میں بھی آپ کو معلومات ہونی چاہئیں کہ کون کون ہیں کیوں ان میں ایسے خیالات آ رہے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ تعلیم کے لئے ایسے مواد ضرور ہوں کہ ہم احمدی کیوں ہیں احمدی اور دوسرے مسلمان میں کیا فرق ہے؟ ...... اس طرح تربیت پر آپس میں ڈسکشن کروایا کریں۔

فرمایا: خاص طور پر جو پڑھنے والی لڑکیاں ہیں یونیورسٹی میں جانے والی لڑکیاں ہیں سولہ، سترہ، اٹھارہ سال کی ہیں کچھ آزادی چاہتی ہیں ان کے ساتھ بھی ان مواضیع پر ڈسکشن ہونی چاہئے کہ لباس ہمارا اچھا ہونا چاہئے، کیوں ڈھکا ہوا ہونا چاہئے، حجاب کیوں ضروری ہے، حجاب کے خلاف یورپ میں جو مہم ہے اس میں ایک احمدی لڑکی کیا کردار ادا کر سکتی ہے، پھر قرآن کریم پڑھنے کی عادت ہے، قرآن کریم کے احکامات جو عورتوں کے بارہ میں ہیں ان کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہ سوال بھی ہوتا ہے کہ کیوں عورتوں کے لئے پردہ کا حکم ہے مردوں کے لئے کیوں نہیں؟ حالانکہ مردوں کو تو پہلے ہی غض بصر کا حکم ہے......‘‘

حضور انور نے فرمایا: پھر رشتوں کے بارہ میں مسائل ہیں ذرا ذرا سی بات پر ناراضگیاں ہوتی ہیں اور بے چینیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعض تو بڑے حقیقی مسائل ہوتے ہیں جو بعض لڑکوں کی طرف سے اٹھتے ہیں اور بعض معمولی مسائل ہوتے ہیں جو بے صبری کی وجہ سے اٹھ رہے ہوتے ہیں۔ تو تربیت کا یہ بھی کام ہے کہ ہمدرد بن کر رشتوں کو قائم رکھنے کے لئے بھی کوشش کریں۔

حضور نے مزید فرمایا: پھر بہت ساری بچیاں ایسی ہیں جو جماعت سے تعلق نہیں رکھ رہیں، (-) سے تعلق نہیں رکھ رہیں، ان کے لئے انہی لڑکیوں میں سے جو مضبوط کردار کی ہیں اور علم بھی رکھنے والی ہیں ایک ٹیم تیار ہونی چاہئے جو ان سے رابطہ کر کے ان کو قریب لانے کی کوشش کرے۔ بعض عہدیداروں سے ناراض ہوتی ہیں اور پیچھے ہٹ جاتی ہیں، بعضوں کے گھروں کے مرد احباب عہدیداروں سے ناراض ہوتے ہیں اس طرح پورا خاندان پیچھے ہٹ جاتا ہے اِن خاندانوں کو بھی آپ نے قریب لانا ہے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 23 دسمبر 2011ء ص 12)

سیکرٹری صاحب تربیت سے لباس سے متعلق ایک سوال پر حضور نے فرمایا:

اگر ٹائٹس پر وہ لمبی قمیص پہن لیتی ہیں جو گھٹنوں سے نیچے لٹکی ہوئی ہے تو پھر ٹائٹس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ قمیص لمبی ہونی چاہئے میں نے تو کہا تھا کہ لڑکیاں جین بھی استعمال کرتی ہیں سکنی جینز بھی استعمال کرتی ہیں تو بے شک کریں لیکن پھر اس کے اوپر لمبی قمیص پہننی ضروری ہے، لمبی قمیص پہنیں یا پھر باہر آتے ہوئے لمبا کوٹ پہنیں۔ اصل میں یہ دیکھیں کہ پردہ کی روح کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارا پردہ یہ ہے کہ تم غیروں کے سامنے اس زینت کو چھپاؤ جو تم اپنے ماں، باپ، بہن، بھائیوں کے سامنے ظاہر کر سکتے ہو۔

فرمایا اگر بے ہودہ لباس گھروں میں پہنا جا رہا ہے تو اس میں گھروں کے لباسوں کو بھی تو چیک کرنے کی ضرورت ہے اگر ایک جوان لڑکی گھر میں اپنے باپ اور جوان بھائی کے سامنے جین یا ٹائٹ کے اوپر بلاؤز پہن کر بغیر کسی حجاب کے پھر رہی ہے تو اس کو حیاء نہیں رہے گی اصل چیز حیاء ہے اور حیاء کی روح پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 23 دسمبر 2011ء ص 13)

Facebook کا استعمال

’’ایک بچی نے سوال کیا کہ Facebook کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا تھا کہ یہ اچھی نہیں ہے اس سے منع کیا تھا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ اس کو نہ چھوڑو گے تو گنہگار بن جاؤ گے بلکہ میں نے بتایا کہ اس کے نقصان زیادہ ہیں اور فائدہ بہت کم ہے۔ آجکل جن کے پاس Facebook ہے وہاں لڑکے اور لڑکیاں ایسی فیس بک پر چلے جاتے ہیں جہاں برائیاں پھیلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ لڑکے تعلق بناتے ہیں۔ بعض جگہ لڑکیاں Trap ہو جاتی ہیں اور فیس بک پر اپنی بے پردہ تصاویر ڈال دیتی ہیں۔ گھر میں عام ماحول میں، آپ نے اپنی سہیلی کو تصویر بھیجی اس نے آگے اپنی فیس بک پر ڈال دی اور پھر پھیلتے پھیلتے ہمبرگ سے نکل کر نیویارک (امریکہ) اور آسٹریلیا پہنچی ہوتی ہے اور پھر وہاں سے رابطے شروع ہو جاتے ہیں اور پھر گروپس بنتے ہیں مردوں کے عورتوں کے اور وہ تصویروں کو بگاڑ کر آگے بلیک میل کرتے ہیں۔ اس طرح زیادہ برائیاں پھیلتی ہیں۔ اس لئے یہی بہتر ہے کہ برائیوں میں جایا ہی نہ جائے۔

میرا کام نصیحت کرنا ہے۔ قرآن کریم نے کہا ہے کہ نصیحت کرتے چلے جاؤ۔ جو نہیں مانتے ان کا گناہ ان کے سر ہے۔

اگر Facebook پر دعوت الی اللہ کرنی ہے تو پھر اس پر جائیں اور کریں۔ جماعتی ویب سائٹ پر یہ موجود ہے وہاں دعوت الی اللہ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

لڑکیاں جلد بیوقوف بن جاتی ہیں۔ جو کوئی تمہاری تعریف کر دے تم کہو گی کہ تم سے اچھا کوئی نہیں۔ اگر ماں باپ نصیحت کریں تم کہو گی کہ ہم جرمنی میں پڑھی ہوئی ہیں اور آپ لوگ کسی گاؤں سے اٹھ کر آ گئے ہو۔

حضور انور نے فرمایا: الحکمة ضالة المومن یعنی ہر اچھی بات جہاں سے بھی اور جس جگہ سے بھی ملے لے لیں۔ ان لوگوں کی سب ایجادیں اچھی نہیں ہیں۔ جو بات نہیں مانتیں وہ پھر روتے روتے خط لکھتی ہیں کہ غلطی ہو گئی ہے کہ ہمیں فلاں جگہ Trap کر لیا گیا ہے۔

جس شخص نے یہ Facebook بنائی ہے اس نے خود کہا ہے کہ میں نے اس لئے بنائی ہے کہ ہر شخص کو ننگا کر کے دنیا کے سامنے پیش کروں۔ کیا احمدی لڑکی ننگا ہونا چاہے گی۔ جو نہیں مانتے نہ مانیں‘‘۔ (الفضل 21 نومبر 2011 صفحہ 4)

ایک بچی نے سوال کیا کہ بعض عورتیں بڑا قیمتی لباس پہنتی ہیں کیا یہ ٹھیک ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا:۔

’’اگر ایسی خواتین کا عبادت کا معیار اچھا ہے، مالی قربانی کا معیار بہتر ہے تو پھر اچھے قیمتی کپڑے پہن لینے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر نہ کوئی عبادت کا معیار ہے اور نہ مالی قربانی ہے تو پھر یہ غلط بات ہے‘‘۔ (الفضل 21 نومبر 2011 صفحہ 5)

آپس میں پیار و محبت سے رہنے، ستاری کا شیوہ اختیار کرنے، برائیوں کی تشہیر نہ کرنے اور خلافت سے چمٹے رہنے کے بارہ میں حضور انور نے اپنے خطبہ 19 نومبر 2004ء میں فرمایا:۔

’’اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرو، آپس میں محبت اور پیار سے رہو، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو ......اپنے ساتھیوں، اپنے بھائیوں، اپنے ہمسایوں یا اپنے ماحول کے لوگوں کے لئے ان کی غلطیاں تلاش کرنے کے لئے ہر وقت ٹوہ میں نہ لگے رہو ...... اس لئے ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ کسی کے عیب اور غلطیاں تلاش کرنا تو دور کی بات ہے اگر کوئی کسی کی غلطی غیر ارادی طور پر بھی علم میں آ جائے تو اس کی ستاری کرنا بھی ضروری ہے۔ ......ہمیں واضح حکم ہے کہ جو باتیں معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے والی ہوں یا بگاڑ پیدا کرنے کا باعث ہو سکتی

ہوں، ان کی تشہیر نہیں کرنی، ان کو پھیلانا نہیں ہے۔ دعا کرو اور ان برائیوں سے ایک طرف ہو جاؤ اور اگر کسی سے ہمدردی ہے تو دعا اور ذاتی طور پر سمجھا کر اس برائی کو دور کرنے کی کوشش کرنا ہی سب سے بڑا علاج ہے‘‘۔

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 832 تا 834)

11 مئی 2003 کو اپنے ایک مکتوب میں تمام جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:۔

’’اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارو مدار خلافت سے وابستگی میں ہی ہے‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل 23 تا 30 مئی 2003)

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

زمین جب مرتے مرتے بچی

یہ اگست 1883ء کی بات ہے، میکسیکو کی زکاٹیکاس رصدگاہ میں فلکیات داں، جوز بونیلا اپنی دوربین سے سورج کے دھبوں کا مطالعہ کررہا تھا کہ اسے بہت سی اشیاء کا جھرمٹ سفر کرتا دکھائی دیا۔ اس جھرمٹ میں 3 ہزار سے زائد اشیاء شامل تھیں۔ اسے سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کیا شے ہے۔ تاہم اس نے جھرمٹ کی تصاویر لیں اور اپنے مشاہدے کی تفصیل 1886ء میں فرانسیسی رسالے لاآسٹرونومی میں شائع کرادیں۔

رسالے کے مدیر نے لکھا کہ یہ انتہائی بلندی پر پرواز کرتا پرندوں کا غول یا مٹی کا بادل ہوگا۔ یوں بونیلا کا مذاق اڑایا گیا۔ تاہم اس کی تصویر کو یہ اعزاز ضرور ملا کہ وہ ناقابل شناخت اڑن شے دکھانے والی دنیا کی پہلی تصویر بن گئی۔

اکتوبر 2011ء میں نیشنل آٹونومس یونیورسٹی آف میکسیکو سے تعلق رکھنے والے ماہرین فلکیات نے انکشاف کیا کہ 1883ء میں دیکھا گیا مختلف اشیاء کا جھرمٹ دراصل ایک بڑے دمدار ستارے، پونس بروکس کے ٹکڑے تھے اور ان میں سے ہر ٹکڑا اگر زمین پر گرتا تو ’’ایک ہزار ایٹم بم‘‘ گرنے سے پھیلنے والی تباہی جتنی بربادی پھیلا دیتا۔

گویا 1883ء میں بنی نوع انسان سمیت کرہ ارض پر آباد زندگی کی ہر قسم خوفناک تباہی سے بال بال بچ گئی۔ ماہرین فلکیات کا کہنا ہے کہ فضا میں تیرتے بم نما ٹکڑوں کا بادل زمین سے چند ہزار میل پر سے گزر گیا۔ اگر وہ زمین کا رخ کرلیتا تو یہاں بہت تباہی پھیلتی اور ممکن تھا کہ زمین پہ کئی ہزار برس تک زندگی کا پنپنا مشکل ہوجاتا۔

تعارف روحانی خزائن ......مکرم فخرالحق شمس صاحب

سرمہ چشم آریہ

حضرت مسیح موعودؑ کی علمی، تحقیقی اور الٰہی نصرت سے لبریز کتب کی تصنیف ہر زمانہ کے حالات و واقعات کے مطابق ہوئی۔ خداتعالیٰ کی وحدانیت، رسول اللہ ﷺ کی حقانیت اور دین حق کی سچائی کو آپ بہت زور آور دلائل سے ثابت فرمایا کرتے۔ جہاں دین حق پر کوئی حملہ ہوتا دیکھتے یا اس بارے میں کوئی بات سماعت فرماتے تو فوری ایکشن لیتے ہوئے اس باطل خیال اور حملے کو جڑ سے اکھیڑ کر ہی دم لیتے۔ اپنے علم کلام میں بڑی عظمت، شوکت اور شان سے دین حق کے دلائل پیش فرماتے۔ یہ تھا خداتعالیٰ کا پہلوان جو خدا کے وعدوں کے مطابق اس دور میں مبعوث ہوا۔ سرمہ چشم آریہ کی تصنیف کی وجہ اس دور میں ہندو اور آریہ صاحبان کی طرف سے بڑھتی ہوئی دین کے مخالف کارروائیاں تھیں۔ حضرت اقدس نے جن کا فوری نوٹس لیا اور دین حق کی سچائی ثابت کرنے کے لئے سیسہ پلائی دیوار بن گئے۔

سرمہ چشم آریہ دراصل حضرت مسیح موعود اور لالہ مرلی دھر ڈرائنگ ماسٹر آریہ سماج ہوشیار پور کے درمیان ایک مذہبی مباحثہ ہے جو مارچ 1886ء میں دو دن جاری رہا اور حضرت اقدس نے اس مباحثے کی روداد ستمبر 1886ء کو کتابی صورت میں شائع فرمادی۔ جو روحانی خزائن جلد 2 کی دوسری کتاب ہے۔ اس کتاب میں آپ نے ستیارتھ پرکاش کا ایک حوالہ اور وہ جوابات بھی شامل فرمائے جو مباحثے میں ناتمام رہ گئے تھے۔ اس زمانے میں اس کتاب کو ایک شاہکار کی حیثیت حاصل ہوگئی۔ حضرت اقدس نے اس کتاب میں آریہ سماج پر زبردست تنقید کی ہے اور معجزات قرآن، روح کے خواص، انسان کامل، قانون قدرت اور معجزہ شق القمر جیسے اہم موضوعات پر بڑے پُر معارف اور لطیف انداز میں روشنی ڈالی ہے۔

حضرت مسیح موعود پسر موعود کے متعلق 20 فروری 1886ء کی پیشگوئی شائع کرکے ابھی ہوشیار پور میں ہی مقیم تھے کہ ہوشیار پور کے آریہ رکن ماسٹر مرلی دھر صاحب حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ وہ دینی تعلیمات پر چند سوالات پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جب خود آریہ سماج کی طرف سے ایک مذہبی مباحثہ کی خواہش کا اظہار کیا گیا تو حضرت اقدس نے اسے خوشدلی سے قبول فرمایا۔ اس دینی مذاکرہ کو غیر جانبدار بنانے کے لئے یہ تجویز ہوئی کہ ماسٹر صاحب ایک نشست میں دین حق پر اعتراض کریں اور آپ ان کے جوابات دیں گے اور دوسری نشست میں حضرت اقدس آریہ سماج پر سوال کریں گے اور ماسٹر صاحب ان کا جواب دیں گے۔ ماسٹر صاحب نے اس تجویز سے اتفاق ظاہر کیا۔ بحث کے لئے حضرت اقدس کا مکان جہاں آپ رہائش پذیر تھے تجویز ہوا اور مباحثہ کی دو نشستوں کے لئے 11 اور 12 مارچ 1886ء کے دن قرار پائے۔ لیکن پہلی نشست میں ہی معاہدہ کے خلاف محض زیادہ رات ہوجانے کے بہانے کی وجہ سے ماسٹر صاحب نے راہ فرار اختیار کی اور دوسری نشست میں بھی فضول جھگڑا اور بلاجواز عذر پیش کرنے شروع کر دیئے اور کچھ کارروائی کے بعد ماسٹر صاحب اپنے رفقاء سمیت اٹھ کر چلے گئے اور حاضرین جلسہ پر صاف کھل گیا کہ ماسٹر صاحب کی یہ تمام تر کارروائی سرتاپا گریز اور کنارہ کشی کے لئے ایک بہانہ تھی۔ اس نشست میں سامعین کی تعداد غیر معمولی طور پر زیادہ تھی۔ صدہا لوگ اپنا کام چھوڑ کر محض مباحثے کی کارروائی دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے تھے اور مکان کا صحن حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

یہ تو اس مذاکرہ کا مختصر احوال تھا اب اس بلیغ اور پُر اثر دلائل پر مشتمل کتاب کے مضامین کی بات ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود نے اس کتاب میں فرمایا کہ خدائی قانون کا احاطہ جب کسی انسان کے لئے ممکن نہیں تو کسی معجزہ کو قانون قدرت کے منافی کیسے قرار دیا جاسکتا ہے۔ کتاب کا رد لکھنے والے کے لئے حضرت اقدس نے پانچ سو روپے کا انعامی اشتہار بھی دیا۔ اس انعامی چیلنج پر آریہ سماج نے بالکل چپ سادھ لی۔ سرمہ چشم آریہ کے صفحہ 52 تا 59 حضور نے اس مناظرہ کی روداد رقم فرمائی ہے اور ساتھ حاشیہ میں معروف حاضرین جلسہ کے نام بھی درج فرمائے ہیں۔

کتاب کے آغاز میں حضرت اقدس نے اللہ تعالیٰ کی مدح وثناء میں فارسی میں قصیدہ تحریر فرمایا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کا اظہار اردو نظم میں فرمایا ہے۔ خداتعالیٰ کی صفات کاملہ کا ذکر اور ان صفات کا مخلوق سے تعلق یوں بیان فرماتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ وہ کامل ذات ہے جس کو تمام فیوض کا مبداء اور تمام انوار کا سرچشمہ اور تمام چیزوں کا قیوم اور تمام خوبیوں کا جامع اور تمام کمالات کا مستجمع اور عجز اور نقص اور احتیاج الی الغیر سے پاک ہے لیکن تم سوچ کر دیکھو کہ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ ارواح اور اجسام کی غیر مخلوق اور خود بخود ماننے سے ان تمام صفات کاملہ الٰہیہ میں سے کوئی بات بھی قائم نہیں رہ سکتی اور ایک ایسا سخت صدمہ اس کی شان خدائی پر پہنچتا ہے کہ اس میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

چیزوں کے خواص اور اللہ تعالیٰ کی غیر متناہی قدرتوں کے حوالے سے فرماتے ہیں۔ یہ نہایت محقق صداقت ہے کہ ہر ایک چیز اپنے اندر ایک ایسی خاصیت رکھتی ہے جس سے وہ خدائے تعالیٰ کی غیر متناہی قدرتوں سے اثر پذیر ہوتی رہی، سو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خواص اشیاء ختم نہیں ہوسکتی گو ہم ان پر اطلاع پائیں یا نہ پائیں اگر ایک دانہ خشخاش کے خواص تحقیق کرنے کے لئے تمام فلاسفر اولین و آخرین قیامت تک اپنی دماغی قوتیں خرچ کریں تو کوئی عقلمند ہرگز باور نہیں کرسکتا کہ وہ ان خواص پر احاطہ تام کرلیں سو یہ خیال کہ اجرام علوی یا اجسام سفلی کے خواص جس قدر بذریعہ علم ہیئت یا طبعی دریافت ہوچکے ہیں اسی قدر پر ختم ہیں اس سے زیادہ کوئی بے سمجھی کی بات نہیں۔

260 صفحات پر مشتمل حضرت اقدس کی اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ کا تذکرہ، دین حق کی سچائی کے دلائل، قرآن کریم کی برکات، بہت سے علم کلام سے متعلق مسائل کا حل، اعتراضات کے جواب، آریوں کے عقائد کا محاکمہ، بیشمار سائنسی وعلمی نکات، تازہ ترین تحقیقات اور ایسے امور کا بیان ہے جن کی ضرورت ہمیں ہر زمانے میں پیش آتی ہے۔ اعلیٰ پائے کی اس کتاب میں بعض اہم مضامین کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے۔

خداتعالیٰ کا علم تمام اقسام علم سے اشد و اقویٰ واتم و اکمل ہے اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب سب چیزیں اس کی دست قدرت سے نکلی ہوں۔ عالم خواب، عالم آخرت کے لئے اس عکسی آئینہ کی طرح ہے جو ہو بہو فوٹو اتار دے۔ انسان کی فطرت میں الہام کے پانے کی قوت مخفی ہے۔ جہاں عقل عاجز آجاتی ہے اس جگہ خداتعالیٰ اپنے بندوں کو الہام اور کشف سے دستگیری فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس دور کے روحانی خزائن حاصل کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہیٹی کا زلزلہ

جنوری 2010ء میں ہیٹی میں شدید نوعیت کے زلزلے آئے جن کی شدت ریکٹر اسکیل پر 7.0 نوٹ کی گئی۔ 12 جنوری سے 24 جنوری تک 52 آفٹر شاکس آئے۔ اس زلزلے سے مجموعی طور پر 30 لاکھ افراد متاثر ہوئے، 23 ہزار افراد ہلاک، 30 ہزار زخمی اور 10 لاکھ افراد بے گھر ہوئے۔

(سنڈے ایکسپریس 2 جنوری 2011ء)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم شاہد محمود احمد صاحب مدیر تحریک جدید (انگریزی) وکالت اشاعت ربوہ لکھتے ہیں۔

خدا کے فضل سے خاکسار کی چھوٹی بیٹی جاذبہ احمد واقفہ نو نے 8 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ بچی کی تقریب آمین مورخہ 19 مئی 2012ء کو خاکسار کے گھر پر منعقد ہوئی جس میں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ والد کی طرف سے حضرت مولوی سکندر علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی نسل سے ہے اور مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب حال یوایس اے کی پوتی اور مکرم نثار احمد صاحب مرحوم آف راولپنڈی کی نواسی ہے۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت والد اور والدہ کے حصہ میں آئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ جاذبہ احمد کو نور قرآن سے منور فرمائے اس کی تعلیمات کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ ترکہ مکرم محمد سعد صاحب)

مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم محمد سعد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 25/20 محلہ دارالنصر برقبہ ایک کنال 9 مرلے میں سے ساڑھے سات مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسارہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ رسول بی بی صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ زکریا بیگم صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

نکاح

مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی لکھتے ہیں۔

مکرم عزیر احمد صاحب ابن مکرم نصر اللہ بھلی صاحب ایڈووکیٹ آف سرگودھا کے نکاح کا اعلان مکرمہ منصورہ صاحبہ بنت مکرم رحمت اللہ صاحب آف دولم کاہلوں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مبلغ پندرہ لاکھ روپے حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 4 مئی 2012ء کو کرٹک ہاؤس لاہور کینٹ میں کیا۔ دلہا مکرم چوہدری پیر احمد بھلی صاحب آف چک 98 شمالی ضلع سرگودھا کے پوتے اور مکرم رشید احمد باجوہ صاحب چک 88 ج۔ب فیصل آباد کے نواسے ہیں۔ جبکہ دلہن مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب آف دولم کاہلوں آف تحصیل پسرور کی پوتی ہیں۔ اس طرح دلہا اور دلہن دونوں حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ماموں زاد بھائیوں کے نواسہ اور نواسی ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور خلافت سے وابستہ رہنے والی نیک اور متقی نسلوں کا وارث بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ مستنصرہ صدف عامر صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل احمد عامر صاحب ہالینڈ کو مورخہ 4 مئی 2012ء کو ایک بیٹی فاتحہ عامر کے بعد بیٹے سے نوازا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کو تمثیل عامر نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر حفیظ احمد صاحب آف کنری حال ہالینڈ کا پوتا اور مکرم ریاض احمد باجوہ صاحب آف میر پور خاص کا نواسا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تمثیل عامر کو نیک، خادم دین، اسم بامسمّٰی اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے اور اسکی والدہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین۔

ولادت

مکرم لقمان احمد کشور صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم ریحان احمد صاحب ومکرمہ عاتکہ ریحان صاحبہ مقیم ہیملٹن کینیڈا (Hamilton) کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرماتے ہوئے غادیہ احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم صادق علی صاحب کارکن دفتر رشتہ ناطہ صدر انجمن احمدیہ کی پوتی اور مکرم اعجاز احمد صاحب کینیڈا کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولودہ کو والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور دینی خدمات سے بھرپور لمبی اور فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم سید مبشر احمد صاحب ابن مکرم سید جماعت علی شاہ صاحب سابق انسپکٹر مال آمد اطلاع دیتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم سید بشارت احمد حمید صاحب دارالعلوم غربی ربوہ حال ملائشیا کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے مورخہ 9 مئی 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سید ولید احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سید رفیق احمد صاحب دارالنصر شرقی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو باعمر، والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور بنی نوع انسان کیلئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ بشریٰ پروین جمالی صاحبہ اوچ شریف حال کوارٹرز دارالنصر غربی حبیب ربوہ لکھتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم عطاء الشافی صاحب اور بہو مکرمہ شگفتہ شافی صاحبہ شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤ الدین کو مورخہ 31 مارچ 2012ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام فاطمہ شافی تجویز ہوا ہے۔ بچی مکرم عبدالحمید جمالی صاحب بستی جمال والا ملتان کی نواسی اور مکرم محمد اعظم طاہر صاحب شہید آف اوچ شریف ضلع بہاولپور کی پہلی پوتی ہے۔ احباب سے بچی کی درازی عمر والی، نیک، خادمہ دین، جماعت اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب آمین

مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب انسپکٹر مال وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نواسی رضوانہ سلمان بنت مکرم سلمان خورشید صاحب کو اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے 4 سال 11 ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق ملی ہے۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ اور نانی اماں کو ملی ہے۔ تقریب آمین مورخہ 30 مارچ 2012ء کو منعقد ہوئی جس میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کہکشاں کالونی ربوہ نے بچی سے قرآن مجید کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو نیک، صالحہ اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والی بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالرشید صاحب آسٹریلیا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خسر محترم ڈاکٹر نشاط احمد خان صاحب راولپنڈی ولد مکرم ثناء اللہ خان صاحب مرحوم 30 مارچ 2012ء کو مختصر علالت کے بعد اسلام آباد میں انتقال کر گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ 30 مارچ کو بعد نماز عصر مکرم طاہر محمود صاحب مربی سلسلہ راولپنڈی نے پڑھائی اور مقامی احمدیہ قبرستان احمد باغ میں تدفین کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب نائب امیر ضلع راولپنڈی نے دعا کرائی۔ مرحوم انتہائی ملنسار اور مخلص احمدی تھے۔ 1966ء تا 1968ء دو سال تک بطور امیر جماعت خیر پور خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم مکرم آفتاب احمد خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ یوکے کے چھوٹے بھائی اور مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب نائب امیر ضلع راولپنڈی کے بہنوئی تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ، ایک بیٹی اور تین بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ تمام بچے اللہ کے فضل سے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد اٹھوال صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ملتان، بہاولپور اور رحیم یار خان کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

مکرم طارق محمود جاوید صاحب ایڈیشنل ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم بریگیڈئیر (ر) نثار احمد میر صاحب ابن محترم کیپٹن احمد دین صاحب مرحوم کا بائی پاس آپریشن AFIC/MH راولپنڈی میں 21 مئی 2012ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے کامیاب ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

محترم چوہدری عبدالوحید خاں صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور گزشتہ کئی سالوں سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ کھانسی، سانس اور جوڑوں میں دردوں کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نعیم اللہ بٹ صاحب آف احمد نگر تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم سمیع اللہ بٹ صاحب ابن مکرم حکیم محمد عبداللہ بٹ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 21 مئی 2012ء کو حرکت قلب بند ہونے سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں وفات پا گئے۔ مورخہ 22 مئی کو احمد نگر میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور احمد نگر میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب نے دعا کروائی۔ آپ کو مقامی طور پر مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ آپ صدر جماعت احمد نگر بھی رہے ایک لمبا عرصہ سیکرٹری امور عامہ احمد نگر اور سیکرٹری اصلاح وارشاد بھی رہے۔ آپ نے احمد نگر میں قرآن کریم کی ترویج اور اشاعت کیلئے بہت کام کیا مرحوم خود مولوی فاضل تھے اور ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی۔ آپ بزرگان سلسلہ کی قدر کرنے والے، نڈر اور بہادر انسان تھے۔ کلمہ حق کہنے میں کبھی عار محسوس نہ کیا اور مربیان کی خاص طور پر بہت قدر کرتے۔ خلافت احمدیہ سے بے حد عقیدت رکھنے والے تھے مہمان نواز اور اپنی اولاد کو ہمیشہ جماعت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے تھے مرحوم ایک جوشیلے مقرر تھے اور دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ تلاوت بہت لحن سے کرتے تھے۔ آپ نے سات بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 26 مئی

طلوع فجر	3:36
طلوع آفتاب	5:03
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:07

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

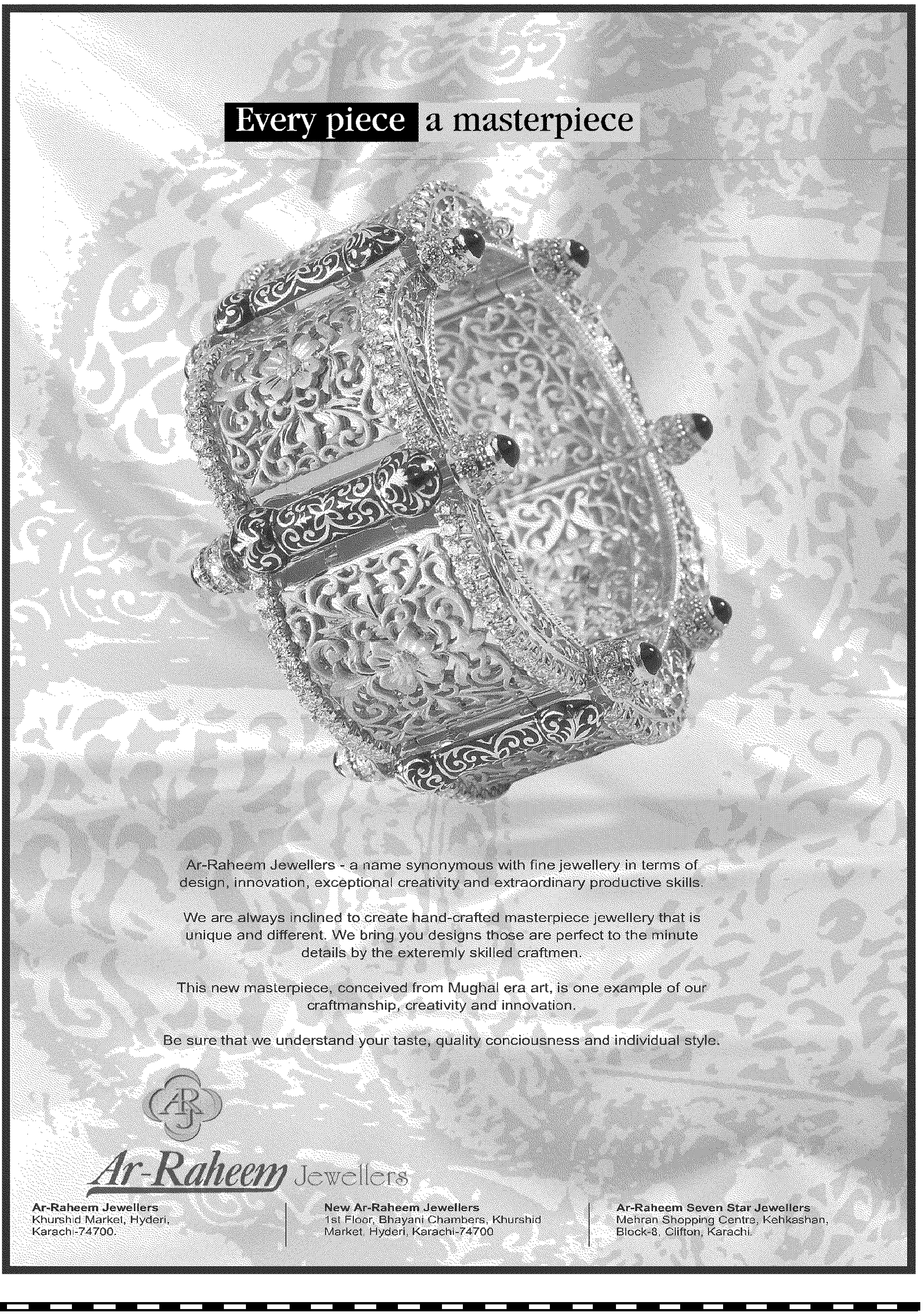

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوزری، جنرل، دالیں، چاول اور مصالحہ جات کا مرکز
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

FR-10